سیرت طیبہ ﷺ اور پاکستان میں خواتین کو درپیش سماجی مسائل

Sīrat of Prophet Muhammad (PBUH) and the social problems facing women in Pakistan

Asma Naz
Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies, GCWUS, Sialkot
asma.naz@gcwus.edu.pk

Arifa Asghar
Visiting Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies, GCWUS, Sialkot
arifaasghar3@gmail.com

Samia Mujahid,
Lecturer, Govt. Allama Iqbal College for Women, Sialkot
sameeamujahid55@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract

The *Islamic history is full of significant and vital achievements of women. A man has no significant role to play in society without worthy cooperation of women. It was grief fact that women have no respect in society before the emergence of Islam Respect and women. But Islam provided unique respect to women in all segments of society. Islam raised the status of women by ranking her in the form of mother, sister and wife.*

Women *have to confront with a lot of issues and social problems in Islamic Republic of Pakistan whether she belongs to urban or rural areas. like deprived of education, forced marriages with Quran, divorce, suicide, deprivation of inheritance, remarriages of widows are the most awaiting problems for serving women.*

Islam *has provided complete solutions to all these social evils about 1400 hundred years ago. The Holy Quran, Sunnah and Islamic principles have provided protections, self-respect and sacredness to women in all dimensions of all social setup. it can be concluded that Islam has provided best solution to the social problem confronted by contemporary women.*

Key words:

Pakistani women, marriages with Quran, remarriages of widows, legal justice, harassment, exploitation

زندگی حقیقت کو منکشف کرنے قوانین فطرت کو جاننے اور ایسے باشعور افراد پر مشتمل معاون سماج تعبیر کرنے کا عمل ہے جو قرآن و سنت کے صحیح ادراک کی بنا پر اصول اخلاق پر مبنی اعلی اخلاق و سعور کو نشو ونما دے۔۔ نبوی ﷺ سماج کی بنیاد دین ابراہیمی پر استوار کی گئی۔ سماج ایک مخصوص مقصد کو حاصل کرنے کے لئے باہم مل جل رہنے کا نام ہے۔ سماج کی تشکیل انسانی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے۔

لفظ سماج کی لغوی واصطلاحی تعریف:

سماج کو انگریزی میں سوسائٹی کہا جاتا ہے اور سوسائٹی لاطینی زبان کے لفظ سوکیوس سے ماخوذ ہے جسکا معنی ساتھی، انجمن یارفاقت کے ہیں۔ پروفیسر رائٹ کے مطابق: "یہ تعلقات کا ایک ایسا نظام ہے جو گروپوں کے افراد میں موجود ہے۔"1

سماج کا مفہوم:

سماج انسانوں کے مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ اس لیے اجتماعی معاملات میں اچھائی وبرائی کی زیادتی ہوتی رہتی ہے جس وجہ سے سماج کو ظلم و زیادتی یا خیر خواہی اور عدل و انصاف والا کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک مسلم سماج کی تشکیل کا باقاعدہ آغاز کیا جس کی عملی و مثالی صورت ریاست مدینہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا" ترجمہ: "یقیناً اللہ کے رسول ﷺ میں تمہارے لیے ایک اچھا نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی سے ملاقات اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے"۔[2] آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اخلاق کے اعلی درجے پر فائز ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کی زندگی کو مسلمانوں کے لیے اسوہ قرار دیا ہے۔ ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی صرف مسلمانوں کے لیے ہی اسوہ نہیں ہے، بلکہ پوری انسانیت کے لیے اس میں ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔ موجودہ حالات میں سیرت رسول ﷺ کے میسر ہونے کے باوجود سماج کے بگاڑ کی صورت بڑھ رہی ہے، جس سے خواتین کو بہت سے سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ذیل میں ان سماجی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے سیرت طیبہ کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا جائے گا نیز سفارشات پیش کی جائیں گی۔

کنواری لڑکیوں (غیر شادی شدہ خواتین) کو درپیش سماجی مسائل اور سیرت رسول ﷺ

پاکستانی سماج میں نبوی تعلیم ہونے کے باوجود خواتین کے حوالے آج بھی ہمارا معاشرہ تنگ نظری کا شکار ہے۔ ہمارا سماج آج بھی عورت کے حق میں ویسے ہی ہے جیسے زمانہ جاہلیت میں تھا سوائے چند لوگوں کے مثلاً ظلم و ستم برداشت کرنا زندہ درگور کر دیا جانا محض ایک عورت ہونے کی بنا پر۔ جس وجہ سے خواتین کو بہت سے درپیش سماجی مسائل کا سامنا کرنا پر رہا ہے۔ ان مسائل میں سے چند کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسئلہ فرقہ واریت:

پاکستانی سماج میں فرقہ واریت کا رجحان عام ہے، عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ حقوق میں برتری حاصل ہے۔ جو ذہنی انتشار کا باعث بنتا ہے۔ سروے سے لوگوں کی آرا اور تجزیے وروییے سامنے آتے ہیں اس لیے سروے کے ذریعے حاصل شدہ اعداد و شمار کسی بھی تحقیق میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

نومبر 2012 کے سروے کے مطابق سماج میں مرد و خواتین کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کیا جاتا۔ 37 فیصد لوگوں کے مطابق مردوں سے بہتر سلوک کیا جاتا ہے جبکہ 32 فیصد لوگوں کے مطابق عورتوں سے بہتر سلوک کیا جاتا ہے جبکہ 25 فیصد کے مطابق یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ 6 فیصد نے کوئی رائے نہیں دی۔[3]

مسئلہ لڑکی کی پیدائش پر اظہار افسوس (سوگ منانا):

پاکستانی سماج میں کئی واقعات سامنے آئے ہیں جس میں لڑکی کی پیدائش پر اظہار افسوس کیا جاتا ہے۔ جس گھر میں تیسری بیٹی پیدا ہو جائے باقاعدہ اسکا سوگ منایا جاتا ہے لوگ ان کے گھر اظہار افسوس کے لیے جاتے ہیں باپ کے ساتھ ساتھ خاندان میں انہیں حقیر سمجھا جاتا ہے۔ سماج اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ ایک رپوٹ کے مطابق اگر جوان العمر بیوی کے ہاں بیٹی کی پیدا ہو جائے تو شوہر اسے چھوڑ کر چلا جاتا بیوی اس کا انتظار کرتی رہ جاتی ہے۔ بیٹے کی پیدائش کو فوقیت دیئے جانے کی وجوہات میں سے رسم ورواج اور روایات سے وابستگی بھی ہے۔ سماج میں بیٹی کو اس کی شادی ہونے تک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔[4] سروے کے مطابق پاکستان میں پنجاب اور سندھ میں بیٹی کو بوجھ سمجھا جاتا اور اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے کئی تدابیر کی جاتی ہے۔[5] عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس کے پاس تین لڑکیاں ہوں، اور وہ ان کے ہونے پر صبر کرے، ان کو اپنی کمائی سے کھلائے پلائے اور پہنائے، تو وہ اس شخص کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ ہوں گی"۔[6] حدیث رسول ﷺ میں ہے کہ احنف کے چچا صعصعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئی، تو انہوں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس عورت نے ایک ایک کھجور دونوں کو دی، اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے درمیان تقسیم کر دی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : تمہیں تعجب کیوں ہے؟ وہ تو اس کام کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی[7] "

مسئلہ لڑکی کو تعلیم سے محرومی:

تعلیم انسان میں نور پیدا کرتی ہے اور وہ نور روشنی ہوتی ہے جو پڑھے لکھے اور ان پڑھ میں فرق کرتی ہے۔ بیٹی کا تربیت یافتہ، سمجھدار ہونا ایک نسل کی کردار سازی کرتا ہے۔ ہمارے سماج میں یہ سوچ کی رسم چلی ہے کہ بیٹی نے پڑھ لکھ کر اگلے گھر (سسرال) چلے جانا اور گھر کو سنبھالنا ہے نوکری نہیں کروانی اس وجہ سے اسے تعلیم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو سماج میں برائی کا سبب بن رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کو نام سکھائے جن کے بارے میں فرشتوں کو علم نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعے آدم علیہ السّلام کو فرشتوں اور تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی اور تمام بنی آدم پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا اور خاص طور پر پیغمبر آخر الزّماں کی امّت پر علم حاصل کرنا اوّلین فرض قرار دیا ہے۔ اسلام نے علم کو فرض قرار دیا اور مرد و عورت دونوں کے لیے اس کے دروازے کھولے اور جو بھی اس راہ میں رکاوٹ و پابندیاں تھیں، سب کو ختم کر دیا۔ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی اور اس کی ترغیب دی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلب العلم فریضۃ اور دوسری جگہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کو تعلیم تربیت دی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسنِ سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے"۔[8] صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان قرآن وحدیث میں علم رکھنے والی خواتین کافی تعداد میں ملتی ہیں جن میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا، ام شریک رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نمایاں تھیں۔

مسئلہ لڑکی کو حقیر سمجھنا:

پاکستانی سماج میں جب بیٹی پیدا ہوتی ہے اسے ساتھ ہی بتادیا جاتا کہ وہ ایک لڑکی ہے لہذا ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنا اس کا فرض ہے بوجھ سمجھتے ہوئے بات بات پر اسے لڑکی ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کے پاس کوئی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، نہ اسے کمتر جانے، نہ لڑکے کو اس پر فوقیت دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ابن عباس کہتے ہیں» :ولدہ «سے مراد جنس » ذکور «ہے، لیکن عثمان (راوی) نے » ذکور «کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حقوق کی ادائیگی سے محرومی:

اسلام نے عورت کے حقوق مقرر کیے ہیں پاکستان میں اسلامی نظام ہونے کے باوجود سماج نے خواتین کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا آزادی رائے کی اجازت نہیں، تعلیم کا حق، مشورہ وفیصلہ کرنے کا حق وغیرہ اگر وہ اس کے خلاف آواز اٹھاتی ہے محض عورت ہونے کی بنا پر دھمکیاں دی جاتی ہیں، ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جس کے پاس تین لڑکیاں، یا تین بہنیں، یا دو لڑکیاں، یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق کے سلسلے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے"۔ [9]

مسئلہ نوکری کرنے کی اجازت نہ دینا:

پاکستان میں عورت کو تعلیم سے محروم کر دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی اعلی تعلیم حاصل کر بھی لے تو اسے نوکری کرنے کی اجازت ہی نہیں ملتی، اس کی وجہ سماج کی غلط سوچ ہے کہ لوگ کیا کہیں گے اب ہم عورت کی کمائی کھائیں گے۔ پاکستان میں 40 فیصد ایسی خواتین ہیں جو محنت و خرچ سے ڈاکٹرز تو بن گئی مگر شادی کے بعد نوکری کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ آپ ﷺ کے دور میں خواتین کو محنت (کام) کر کے گھر کا خرچ چلانے کی اجازت تھی۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت ریطہ (ر۔ض) بنت عبد اللہ ثقفی (ر۔ض) دستکار خاتون تھیں۔ دستکاری کی چیزیں بنا کر بیچتی تھیں۔ حضرت خدیجہ (ر۔ض) تجارت کرتی تھیں، حضرت شفاء کاروبار کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ [10]

شادی کے لئے رشتہ طے ہوتے وقت خواتین کو درپیش سماجی مسائل اور سیرت رسول ﷺ

پاکستان میں خواتین کو درپیش سماجی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ لڑکی کی رضامندی جانے بغیر شادی کے لئے رشتہ طے دیا جاتا ہے چونکہ یہ رشتے کے قائم ہونے پر زندگی بھر کا ساتھ نبھانا ہوتا ہے۔ یہی اگر جلد بازی میں غلط فیصلہ ہو جائے تو اس ایک غلط فیصلے سے خاندان برباد ہو جاتے ہیں پاکستانی سماج میں بہت سی برائیاں پائی جاتی ہیں جو خواتین کے لئے مسائل کا سبب بنتی ہیں۔ جن کا سدباب بہت ضروری ہے۔

مسئلہ قرآن سے شادی:

پاکستان میں یہ بہت بڑا سماجی مسئلہ ہے کہ لڑکیوں کو حق وراثت سے محروم کرنے کے لئے، اپنی انا پرستی کے لئے، یا کسی لڑکی کو پسند کی شادی کے مطالبے پر قرآن سے شادی کر دی جاتی ہے۔ بقول عندلیب مصطفی ایڈووکیٹ:" ایک روز ایک لڑکی جو کہ تقریباً 18 یا 19 سال کی ہو گی ان کے بھائیوں نے جائیداد ہتھیانے کے لئے اس لڑکی کی شادی قرآن پاک سے کروار کھی ہے۔ کچھ لوگ قرآن پاک سے شادی کروا کر بہنوں کو جائیداد سے محروم کر دیتے ہیں"۔ یہ حق ہے کہ قرآن پاک اللہ کی وہ مقدس کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ جو

روز قیامت تک ہمارے لئے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے مگر قرآن پاک کے ساتھ نکاح.... بالکل غیر شرعی ہے، گناہ ہے۔ قانون میں پاکستان پینل کوڈ کے زیر دفعہ C498 کے تحت کوئی بھی ایسا شخص جو اپنی شادی کروانے کے لئے مجبور کرے یا موجب بنے اسے کم از کم تین سال قید اور زیادہ سے زیادہ سات سال قید اور جرمانہ کی سزا سنائی جائے گی۔[11]

مسئلہ جہیز وزیورات اور گاڑی کا مطالبہ:

ہمارے سماج نے شادی جیسے مقدس فریضے کو بھی کاروبار بنالیا ہے شادی سے پہلے ہی جہیز کا مطالبہ کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں بن بیاہی رہ جاتی ہیں[12] اگر کسی غریب کی شادی ہو جاتی ہے تو سسرال والے آئے دن مطالبات کرتے رہتے ہیں مجبور آدمی کو اپنی بیٹی کا گھر بچانے کے لیے ان کے مطالبات پورے کرنے پڑتے ہیں اس کے باوجود اسکی بیٹی کو طعنہ زنی، ذلت ورسوائی اور بدسلوکی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[13] بیٹی کو جہیز نہ دینے کی وجہ سے لاہور میں برکی کے علاقے میں سسرال والوں نے زندہ جلا دیا اور پولیس نے اسے حادثہ قرار دے کر سسرال والوں کو بے گناہ قرار دیا۔[14] اللہ تعالی کا ارشاد ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ- "اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے (ناحق) مت کھاؤ"15 آپ ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت بلالؓ اور حضرت ام سلیمؓ نے بناؤ سنگار کے علاوہ مندرج ذیل سامان گھر کی ضرورت کے لئے خریدا (۱) سونے کیلئے بان کی ایک چارپائی (۲) کھجور کی پتیوں سے بھرا ہوا چمڑے کا گدا (۳) پانی کا مشکیزہ (۴) ایک چھاگل (۵) مٹی کے دو گھڑے (۶) اور چکی کے دو پاٹ (مدارج النبوۃ) یہی وہ کل سامان تھے جس کو آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی رقم سے انتظام فرمائے۔ نبی پاک ﷺ نے جو رقم حضرت علیؓ سے حاصل کی تھی وہ حضرت علیؓ کی ازدواجی ضروریات پوری کرنے کیلئے تھی اور اس کی وجہ یہ تھی حضرت علیؓ کے والد محترم چچا ابو طالب کا انتقال ہو چکا تھا چچا کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ کی سرپرستی آنحضرت ﷺ ہی نے لی تھی کیونکہ حضرت علیؓ آپ ﷺ سے بہت چھوٹے تھے ان کی پرورش کرنے والا انکی ضروریات کا خیال رکھنے والا اور کوئی نہ تھا اس لئے حضور ﷺ حضرت علیؓ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے دوسرے حافظ بن عبد البر قرطبیؒ نے ایک قول کے مطابق تحریر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے ۴۸۰ درہم مہر کے عوض نکاح کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس میں ایک چوتھائی حصہ خوشبو میں صرف کیا جائے۔[16]

مسئلہ وٹہ سٹہ اور نابالغی میں لڑکی کی شادی:

اگر ایک فریق میں شوہر اپنی بیوی سے بدسلوکی کرتا ہے تو دوسری فریق سے مطالبہ کیا جاتا ہے کے وہ بھی بدسلوکی کرے یا گھر سے نکال دے یوں خواتین مردوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے-پنجاب، سندھ اور سرحد میں وٹہ سٹہ کی شادی کا عام رواج ہے۔[17]

بعض اوقات باپ اپنی شادی کرنے کے لیے بیٹی جو ابھی بالغ بھی نہیں ہوئی ہوتی اسے کسی بوڑھے کے ساتھ بیاہ دیتا ہے - کبھی کوئی نااہل بھائی اپنی بہن کے بے جوڑ رشتے کے بدلے میں اپنی شادی کروالیتا ہے-[18]

مسئلہ ونی:

نکاح سوارہ یا ونی کی بری رسم پاکستان کے قبائلی علاقوں سرحد، بلوچستان اور سندھ وغیرہ میں مختلف ناموں کے ساتھ میں پائی جاتی ہے-یہ نکاح عموما قتل کے مقدمات میں صلح کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں بیٹیاں بیاہی بطور دیت نکاح میں دی جاتی ہیں اور قاتل خاندان کی لڑکیاں مقتول خاندان کے ظلم و ستم سہتی رہتی ہیں ان لڑکیوں کے عزیز واقارب سے رشتہ ناطہ ختم کروا دیا جاتا ہے یوں عورت کو مظلوم بن کر زندگی بسر کرنی پڑتی ہے-[19] جوئے میں شرط ہار جانے پر شوہر رقم ادا نہ کرنے پر اپنی ہی بیوی کو دوسروں کے حوالے کر دیتا ہے۔

پاکستان میں شادی شدہ خواتین کو درپیش سماجی مسائل اور سیرت رسول ﷺ

پاکستانی معاشرے میں بہت سی غیر اسلامی رسوم پائی جاتی ہیں جن کا براہراست اثر خواتین کے حقوق پر پڑتا ہے۔اور وہ حقوق ادا نہ کرنے پر سماج میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے جس وجہ سے خاتین کو سماج میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں سے چند کا ذکر مندرجہ ذیل میں کیا ہے۔

مسئلہ معیشت:

ایک سروے سے یہ بات سامنے آئی کہ شوہر نان ونفقہ کی ذمہ ادا نہیں کرتا جس وجہ سے خواتین کو کسی کے گھر کام کرکے یا کپڑے وغیرہ سلائی کرکے سلائی کا کام کرکے فٹ بال سلائی جیسے کام کرکے گھر کا خرچ چلاتی ہیں لیکن جب کام کرنے کے بعد معاوضہ وصول کرنا ہوتا تو شوہر مار پیٹ کر وہ چھین لیتا ہے[20] اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوّام (گھر کا نگرانِ اعلیٰ) بنا کر پیدا کیا ہے اور معیشت کا بار بوجھ بھی اسی کے کندھوں پر ڈالا ہے عورت پر کسی بھی قسم کا مال خرچ کرنے کی ذمہ داری عائد نہیں کی۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ۔ "مرد عورتوں پر نگران و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ مردوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے تو اس بنا پر نیک عورتیں وہ ہیں جو (مردوں) کی تابعدار اور ان کے پیٹھ پیچھے (ان کے مال ومتاع کی) حفاظت کرنے والی ہوں۔"[21] اس آیت کریمہ اور حدیث کی رو سے مال خرچ کرنا خواہ وہ نکاح کے سلسلے میں ہو مرد کی ذمہ داری ہے اور عورت کا فریضہ صرف مرد کی تابعداری اور اس کے حقوق کی حفاظت ہے۔ عورت کا نان ونفقہ ہر حالت میں مرد کے ذمہ ہے۔ اگر بیٹی ہے تو باپ کے ذمہ۔ بہن ہے تو بھائی کے ذمہ، بیوی ہے تو شوہر پر اس کا نان ونفقہ واجب کر دیا گیا اور اگر ماں ہے تو اس کے اخراجات اس کے بیٹے کے ذمہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ۔ "خوشحال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی توفیق کے مطابق معروف طریقے سے نفقہ دے۔"[22] اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِھِنَّ نِحْلَۃً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ نَفْسًا فَکُلُوْہُ ھَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا۔" عورتوں کا ان کا حق مہر خوشی سے ادا کرو اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ حصہ تمھیں معاف کر دیں تو اس کو خوشی اور مزے سے کھاؤ۔"[23] ہدایہ میں ہے: بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب ہے "خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم جبکہ وہ خود کو شوہر کے سپرد کر کے اس کے گھر میں آجائے تو اس وقت شوہر پر عورت کا نفقہ (خرچہ) لباس اور جائے سکونت (مکان) واجب ہو جائے گا۔"[24]

شوہر کا جارحانہ رویہ یا تشدد:

شوہر کا جارحانہ رویہ عورت کے لیے ایک اہم سماجی مسئلہ ہے زیادہ تر یہ رویہ شوہر میں غلط عادات کی وجہ سے ہوتا ہے مثلاً منشیات کا استعمال۔ شوہر کا اوباش ہونا۔ جوا وغیرہ کھیلنا جس سے روپیہ پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ عورت کو مارتا پیٹتا رہتا۔ ظلم وستم کرتا رہتا۔ عورت کو اپنے میکے سے پیسہ لانے پر مجبور کرتا، طلاق کی دھمکی، بچوں کو چھین لینے یا جوئے میں اپنی بیوی کو بھیج دینے جیسے سماجی مسائل کا عورت کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

رسول ﷺ نے معروف زندگی گزارنے پر زور دیا ہے۔ معروف زندگی گزارنے سے مراد یہ ہے کہ گفتگو میں نہایت شائستگی اور شیفتگی سے کام لیا جائے باتوں میں حلاوت و محبت ہو حاکمانہ انداز نہ ہو اور ایک بات کو توجہ کے ساتھ سنیں اور بے رخی بے اعتنائی نہ برتیں اور نہ ہی کوئی بدمزاجی کی جھلک ظاہر ہو۔[25] نبی ﷺ فرماتے ہیں: خیرکم خیرکم لِأَهْلِهِ ، وَأَنَا خیرکم لِأَهْلِي۔ "اے لوگو! تم میں سب سے

بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہترین ہو اور میں تم میں اپنے عیال کے لئے سب سے بہترین ہوں۔"[26] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"میں تمہیں جنتی عورتوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ ہر محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی عورت جنت میں ہے، جب وہ ناراض ہو جائے، یا پھر اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے، یا خاوند ناراض ہو جائے تو عورت بیوی سے کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک نیند نہیں کرونگی جب تک تو راضی نہیں ہوتا۔"[27]

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا" :جب کھائے تو اس کو کھلائے، جب خود پہنے تو اس کو بھی پہنائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، اس کو برا بھلا نہ کہے، اور اگر اس سے لاتعلقی اختیار کرے تو بھی اسے گھر ہی میں رکھے 28 " نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **فاتقوا اللهَ في النِّساءِ-** ترجمہ: اے لوگو! تم عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔[29]

مسئلہ شک وشعبہ:

بدگمانی جیسی چیز جب رشتوں میں آجائے تو دراڑ ڈال دیتی ہے بدقسمتی سے ہماری پاکستانی عوام کو یہ مرض لاحق ہے وہ دوسروں کی باتوں آ کر اپنی بیوی پر طرح طرح کے الزام لگاتے، شک کرتے، بغیر کسی ثبوت و دلیل کے جس سے بہت سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور خواتین کو سماج میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[30] قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ-** "اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی بدکردار ہیں"31

بیٹیوں کی پیدائش پر عورت پر الزام:

شوہر اپنی بیویوں کو یہ کہہ کر ذہنی تناؤ میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اگر لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا۔[32] کتنے ہی ایسے گھر ہیں جو بانجھ پن یا صرف لڑکی پیدا ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔[33]

راولپنڈی میں مقیم ضحیٰ ملک شیر فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت سینٹرل سپیریئر سروس یعنی سی ایس ایس امتحان پاس کرنے والی ایک ہی خاندان کی پانچویں بہن ہیں۔ ضحیٰ ملک شیر کی چار بڑی بہنیں سی ایس ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد مختلف سرکاری عہدوں پر تعینات ہیں۔ اس حوالے سے ضحیٰ ملک شیر کا کہنا ہے آج کے دن وہ ان والدین کو پیغام دینا چاہیں گی کہ وہ کبھی بھی اپنی اولاد کو اپنی کمزوری نہ سمجھیں بلکہ اپنی طاقت بنائیں۔[34] رسول ﷺ نے فرمایا: **من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن , واطعمهن , وسقاهن , وكساهن من جدته , كن له حجابا من النار يوم القيامة."** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" : جس کے پاس تین لڑکیاں ہوں، اور وہ ان کے ہونے پر صبر کرے، ان کو اپنی کمائی سے کھلائے پلائے اور پہنائے، تو وہ اس شخص کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ ہوں گی"۔[35] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا": میرے یہاں ایک عورت اور اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، وہ مانگنے آئی تھی۔ میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے اور کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی۔ پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس طرح کی لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان

کے ساتھ اچھامعاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔[36] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ مردوں کو بیویوں کے حق میں سراپا محبت و شفقت ہونا چاہیے اور ہر جائز امور میں ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کرنی چاہیے۔ کچھ لمحوں کے لیے دوسروں کے سامنے اچھا بن جانا کوئی مشکل کام نہیں حقیقتاً نیک اور اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے رفاقت کے دوران صبر و تحمل سے کام لینے والا ہو اور محبت و شفقت رکھنے والا ہو۔[37] قال اللہ تعالی: وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ-"حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔"[38]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے“، اور آپ نے کیفیت بتانے کے لیے اپنی دونوں انگلیوں (شہادت اور درمیانی) سے اشارہ کیا۔[39] ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو، پھر ان کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کرے تو یہ سب لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی“۔[40] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”: تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا“۔[41]

پاکستان میں خواتین کو حق وراثت کے درپیش سماجی مسائل اور سیرت رسول ﷺ

پاکستان میں خواتین کو درپیش سماجی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ وراثت کا بھی ہے جس میں کسی نہ کسی طریقے سے خواتین کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ جس وجہ سے عورت کے لئے حق وراثت نام کا ہی بن کر رہ گیا ہے عملی طور پر اس کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ جو اللہ کے قانون کی واضح طور پر خلاف ورزی ہے۔ ذیل میں ان درپیش مسائل کو سیرت رسول ﷺ کی میں بیان کیا جاتا ہے۔

مسئلہ وراثت سے محروم کر دینا:

ہمارے سماج میں ایک اہم مسئلہ وراثت سے خواتین کو محروم کر دیا جاتا ہے یہ کہ کر کہ جائیداد کے ٹکرے ہو جائیں گے بہنیں، بیٹیاں تو تمام عمر لیتی رہتی ہیں اس لیئے اگر جائیداد نہ بھی دی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بعض کا کہنا ہے کہ اسے شادی کے وقت جہیز دے کر حق وراثت ادا کر دیا ہے چونکہ یہ مقدمہ خود اسکے اپنے پیاروں کے متعلق ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے پیاروں سے ترک تعلق نہیں کر سکتی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ-”جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہڑپ کر لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنے حصے کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔“[42]

مسئلہ خاندانی دباؤ:

اکثر اوقات بہنوں اور بیٹیوں کو سماج اور خاندان کے دباو کے تحت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھائیوں کے حق میں اپنے حصے سے دستبر دار ہو جائیں اگر وہ ایسا نہ کریں گیں تو اب میکے سے اسکا کوئی تعلق نہیں بھائی، بھابی اور خاندان وغیرہ اس کے لئے ہمیشہ کے لئے دروازے بند کر دیتے ہیں. خواتین کو خاندان کے مجبور کرنے پر اپنے حصے سے دستبر دار ہونا پڑتا ہے۔

مسئلہ رواج کی بدولت:

پاکستانی سماج میں ہمارا المیہ ہے کہ اگر کوئی عورت جائیداد لیتی ہے تو سماج میں اس کو گالی سمجھا جاتا ہے۔ اپنا حصہ لے کر منہ کالا کرنے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ جس وجہ سے عورت کو بہت سے سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام مسائل سے بچنے کے لئے عورت اپنا حق وراثت نہیں لیتی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ ”کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے والا شخص جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے ناراض ہو گا۔[43]“

مسئلہ قوانین کی صحیح پابندی نہ کرنا:

پاکستان میں حق وراثت کا قانون ہونے کے باوجود قوانین کی صحیح پابندی نہیں کی جاتی۔ عملی طور پر خواتین اس سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ میراث کی تقسیم میں شرعی اصولوں کی پیروی کرنے والے اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کے بارے میں میراث کی آیات کے مابعد ارشاد فرماتا ہے:تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ[44] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَابَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔ ”وراثت کے حصے (پہلے) ان کے مستحقین تک پہنچا دو۔ پھر ان کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ مردوں میں سے میت کے زیادہ قریبی رشتے دار (عصبہ) کا حق ہے۔[45]“ محمد مصطفیٰ ﷺ نے سماج کے مسئلے کو شان دار انداز میں سلجھا دیا، تا کہ میراث کی تقسیم کو لے کر مسلمانوں میں کوئی اختلاف ہی نہ رہے اور وہ اسلام کے عدل و انصاف پر مبنی نظام وراثت کو اپنی زندگی میں نافذ کر کے اس کی برکتوں سے لطف اندوز ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ”مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے داروں نے چھوڑا ہو، چاہے چھوڑا ہوا مال تھوڑا ہو یا بہت۔ اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔[46]“ سورۃ النساء کی تین آیات (11، 12 اور 176) ہیں جن میں اللہ رب العالمین نے وراثت کے مسائل کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ---أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ۔ "اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے، پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس نے چھوڑا اور اگر ایک عورت ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔ اور اس کے ماں باپ کے لیے، ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کا چھٹا حصہ ہے، جو اس نے چھوڑا، اگر اس کی کوئی اولاد ہو۔ پھر اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث ماں باپ ہی ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، پھر اگر اس کے (ایک سے زیادہ) بھائی بہن

ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے، اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائے، یا قرض (کے بعد)۔ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے تم نہیں جانتے ان میں سے کون فائدہ پہنچانے میں تم سے زیادہ قریب ہے، یہ اللہ کی طرف سے مقرر شدہ حصے ہیں، بے شک اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"[47]

سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد کی لڑکیاں ہیں، ان کے والد آپ کے ساتھ جنگ احد میں شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے ان کے چچانے ان کا کل مال لے لیا ہے ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کے نکاح بغیر مال کے نہیں ہو سکتے، آپ نے فرمایا" :اس کا فیصلہ خود اللہ کرے گا "چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی۔ آپ نے ان کے چچا کے پاس آدمی بھیج کر حکم بھیجا کہ دو تہائیاں تو ان دونوں لڑکیوں کو دو اور آٹھواں حصہ ان کی ماں کو دو اور باقی مال تمہارا ہے۔[48] سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے حصہ دار مال کا صرف لڑکا تھا، ماں باپ کو بطور وصیت کے کچھ مل جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا اور لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دلوایا اور ماں باپ کو چھٹا چھٹا حصہ دلوایا اور تیسرا حصہ بھی اور بیوی کو آٹھواں حصہ اور چوتھا حصہ اور خاوند کو آدھا اور پاؤ۔[49] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إ---ِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دے اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، اگر کوئی آدمی مر جائے، جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کے لیے اس کا نصف ہے جو اس نے چھوڑا اور وہ (خود) اس (بہن) کا وارث ہو گا، اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر وہ دو (بہنیں) ہوں تو ان کے لیے اس میں سے دو تہائی ہو گا جو اس نے چھوڑا اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا۔ اللہ تمھارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"[50] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ-" اللہ تعالیٰ نے (مرنے والے کے رشتے داروں میں سے) ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اس لیے کسی وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔"[51]

پاکستان میں مطلقہ وبیوہ خواتین کے سماجی مسائل اور سیرت رسول ﷺ

اللہ رب العزت نے ہر چیز کو جوڑے میں پیدا فرمایا اور مرد و عورت کا بھی جوڑا بنایا اور اس جوڑے سے نکاح کے ذریعے نسلیں وجود میں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر صورت اس کو اچھے انداز میں باقی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض اختلافات کی بنا پر ہی نکاح طلاق میں تبدیل ہو جاتا جس سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔

پاکستان میں شرح طلاق کا ریکارڈ:

راولپنڈی میں 2007ء میں طلاق کی شرح 50 فیصد ریکارڈ کی گئی۔[52]

کراچی میں 2008ء میں طلاق کی شرح 50 فیصد ریکارڈ کی گئی۔[53]

چنیوٹ اور دہاڑی میں 2015ء میں 288 طلاقیں ہوئی۔[54]

اسلام آباد میں اُسی سال 2019 کے پہلے 4 ماہ کے دوران 427 مردوں نے اپنی بیویوں کو طلاقیں دیں۔ مرد تو اپنی منشاء کے مطابق طلاق کے الفاظ بول کر آزاد ہو جاتا ہے۔ جبکہ مطلقہ کو ان گنت مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مسئلہ سکونت:

پاکستان میں مطلقہ خواتین کا ایک اہم سماجی مسئلہ سکونت کا ہے۔ خاوند کے گھر سے نکال دینے کے بعد وہ کہاں رہے گی ؟خود تو وہ اس قابل نہیں ہوتی کہ وہ معاشی کفالت کر سکے اگر وہ میکے جاتی ہے تو وہاں بھابیوں کے ساتھ ساتھ والدین بھی اسے مطلقہ ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتے ہیں۔ انہیں بوجھ تصور کیا جاتا ہے۔ قرآن میں حکم دیا گیا: "عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ[55]"

مسئلہ معاش و کفالت:

پاکستان میں مطلقہ کو درپیش سماجی مسائل میں معاش و کفالت اہم مسئلہ ہے۔ اگر مطلقہ کی اولاد ہو تو مطلقہ کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ بچوں کو اس کے والد کے حوالے کر دے۔ بعض اوقات والد بھی بچوں کو اپنے پاس رکھنے پر تیار نہیں ہوتا۔ ایسے میں عورت اپنے والدین، بہن اور بھائیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی لیے گھر کے کام کاج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتی ہے تاکہ ان کی اولاد کو مفت کی روٹیاں تورنے کا طعنہ نہ دیا جائے اس کے باوجود مطلقہ کو اس کے بچوں سمیت بوجھ سمجھتے ہوئے والدین اور بہن بھائی اسے اپنے گھر میں رہنے نہیں دیتے، پھر مطلقہ ذکوۃ و صدقات وصول کر کے یا کسی کے گھر میں کام کاج کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہے، جس وجہ سے مطلقہ کو بہت سے سماجی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[56] حضرت علی بن رباح سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے عظیم صدقے کی خبر نہ دوں؟" انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" : تیری وہ بیٹی جو طلاق کے بعد یا شوہر کی وفات کے بعد (واپس آجائے، جس کے لیے تیرے علاوہ کوئی کمانے والا نہ ہو) جب تو اس پر خرچ کرے گا تو یہ بہت بڑا صدقہ ہو گا۔[57]"

مسئلہ عدم تحفظ:

بیوہ یا طلاق کی وجہ سے عورت سماج میں عدم تحفظ کا شکار ہو جاتی ہے اسکی وہ حیثیت اپنے والدین کے گھر میں بھی نہیں رہتی جو شادی سے پہلے تھی ہمارا المیہ ہے کہ ایسی عورت کو مال غنیمت سمجھ لیا جاتا ہے۔ وہ لوگوں کے لیے لوٹ مار کا مال بن کر رہ جاتی ہے ان حلات میں اگر اس کی بیٹیاں ہیں تو وہ بھی عدم تحفظ کا شکار رہتی ہیں۔ اس لیے جب والدین بھی مطلقہ کو قبول نہیں کرتے تو وہ دارلامان جیسی جگھوں میں پناہ لیتی ہیں۔

مسئلہ اولاد کی پرورش:

بیوہ یا طلاق زوجین کی اولاد میں بعض اوقات بہت بڑی رکاوٹ بنتی ہے۔ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ بچے عموما اپنے احساسات و جذبات، کیفیات کا اظہار نہیں کرپاتے اور اندر ہی اندر سلگتے رہتے ہیں جو ان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔[58] پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں: "ہر ایک انسان دوسروں کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔[59]"

والد کی غیر موجودگی میں اولاد کی تربیت کرنا، زندگی کے نشیب و فراز سے نبرد آزما ہونے کے رموز سکھانا، ان کی تعلیمی سرگرمیوں کی نگرانی کرنا اور دیگر معاملات کی آگاہی رکھنا مطلقہ عورت کے لیے انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" : جو تو خود کھائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، اور جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، اور جو تو اپنے نوکر کو کھلائے وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔[60]"

نفسیاتی مسائل:

طلاق کی وجہ سے سماج کا رویہ مطلقہ کے لیے تبدیل ہو جاتا ہے جس سے عورت کو بہت سے نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں ڈپریشن، جذباتی و ذہنی مسائل اور نا امیدی وغیرہ شامل ہیں۔ ایک سروے سے بات سامنے آئی کہ اس حد تک ذہنی دباو کا شکار ہوئیں کہ انہوں نے طلاق کو ہی قبول نہیں کیا۔[61]

مسئلہ معاشرے کا منفی رویہ:

ہمارا سماج ہر بات کا قصور وار عورت کو ہی ٹھہراتا ہے جبکہ مرد کو خطا سے چشم پوش کر دیا جاتا ہے۔ عورت کو بغیر صفائی کا موقع دیئے فتوی لگا دیا جاتا ہے کہ سارا قصور لڑکی کا ہے یہ چاہتی تو آج گھر بسا رہتا اس میں صبر و تحمل نہیں ہے۔ اسے نہ مجرم ہوتے ہوئے بھی مجرم بنا دیا جاتا ہے۔" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ لڑکے نے اس شریف لڑکی سے کسی غیر اخلاقی، غیر شریعی امر کا تقاضا کیا ہو اور لڑکی نے بے غیرت بننے پر طلاق کو ترجیح دی ہو۔[62]

نکاح ثانی کا مسئلہ:

پاکستان میں بیوہ یا مطلقہ خواتین کو سب سے بڑا مسئلہ دوسرا نکاح کرنے کا ہے۔ بیوہ یا مطلقہ عورت سے کوئی شادی کے لیے کوئی شخص بھی تیار نہیں ہوتا سوائے ایسے مردوں کے جو کسی کمی کی وجہ سے کنواری لڑکی سے شادی کرنے سے نا امید ہو چکے ہوں۔ کیونکہ لوگوں کی سوچ ہوتی ہے کہ عورت کا قصور ہو گا جس کی وجہ سے اسے طلاق ہوئی ہے۔ گھر نہیں سنبھالنا آتا ہو گا، ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی ہو گی کردار پر شک کیا جاتا ہے وغیرہ جیسے الزامات عورت کو دوسرا نکاح کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

ہمارے سماج میں طلاق یافتہ بہن، بیٹی کو باعث شرمندگی سمجھا جاتا ہے اور اسکا دوسرا نکاح کروانے کی بجائے اس کی نفسیاتی تربیت کرتے ہوئے جذبات کو کچل ڈالا جاتا ہے اور کہا جاتا اب تمہیں دوبارہ نکاح کی کیا ضرورت ہے اب والدین اور بہن بھائیوں کی خدمت کرتی ہوئے زندگی بسر کرو۔[63] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ثیبہ شوہر دیدہ عورت خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی رضامندی حاصل نہ کرلی جائے، اور کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور اس کی اجازت خاموشی ہے۔"[64]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

ثیبہ شوہر دید عورت اپنے آپ پر اپنے ولی سے زیادہ استحقاق رکھتی ہے اور کنواری سے بھی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے ۔[65] ابو اسحاق، اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شعبی بھی۔ سو شعبی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا، نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکری لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی[66]۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔"مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں۔"یعنی زنا۔[67]

نتائج بحث

اسلام دین اعتدال ہے جس میں افراط و تفریط نام کی کوئی چیز نہیں ہے رب کائنات نے انسان کی فطری اخلاق اور معاشرتی وسماجی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے ایسی جامع تعلیمات عطا فرمائی ہیں جو ازل تا ابد تک اولاد آدم کے لئے مشعل راہ کا کام کرتی رہیں گی۔ اسلام واحد دین ہے جس نے عورت کو حقوق دیئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ان حقوق کی حفاظت بھی کی۔ لیکن عصر حاضر تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل پیرانہ ہونے کی وجہ سے اس میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے سماج میں بہت سے مسائل بھی رونما ہو رہے ہیں۔ جن سے بگار وانتشار پیدا ہو رہا ہے۔ جس میں خواتین کو زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جو خواتین کے حقوق ادا نہ کرنے کیے سبب ہیں۔ جہاں کہیں بھی خواتین کے حقوق سلب کیئے جارہے ہیں، وہ صرف سماج میں غلط رسم ورواج کی بنیاد پر ہیں۔ اسلام ان تمام برائیوں کا سد باب کرتا ہے۔ اور مرد کے حقوق کے ساتھ ساتھ خواتین کے حقوق کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اسلام خواتین کے جن حقوق کا تعین کرتا ہے اگر وہ حقوق آج کی عورت کو میسر کر دیئے جائیں تو پھر معاشرے میں عورتوں جو بھی مسائل موجود ہیں وہ ختم ہو جائیں گے اور اخلاق واقدار کا تحفظ، نظام عفت وعصمت کی بقاء، سماجی امن وسکون کی برکات بھی اس کے ہمراہ ہو گی۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب سماج میں عورتوں کو وہ مقام ومرتبہ دیا جائے جو عہد نبوی ﷺ میں اان کو حاصل تھا۔ اس لئے تمام مسائل کا حل نبی آخر وزماں دونوں جہانوں کے سردار محمد ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی مثالی زندگی سے ملتا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا- ''یقینا اللہ کے رسول ﷺ میں تمہارے لیے ایک اچھا نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی سے ملاقات اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے''۔[68] آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اخلاق کے اعلی درجے پر فائز ہوں۔

تجاویز وسفارشات

- نبوی ﷺ تعلیم سے مظبوط تعلق قائم کرتے ہوئے اس کو عام کیا جائے۔
- پاکستانی خواتین کو سماج میں درپیش یہ مسائل عوام کے لاشعور ہونے کی سبب ہیں۔ اس لئے ایسے پروگرامز، ورکشاپس یا سیمنار کا اہتمام کیا جائے جن میں عوام کو ان مسائل کے نقصانات کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔ ان سے پرہیز گاڑی اختیار کرنے کی تلقین کی جائے۔
- حکومت پاکستان عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے مختلف پہلوؤں سے قانون سازی کرے۔
- قوانین کی پابندی نہ کرنے والے کو کڑی سے کڑی سزا دلوائی جائے۔
- قوانین کی پابندی کے ساتھ ساتھ سماجی رویوں کی درستگی کی جائے۔
- میڈیا وغیرہ کے ذریعے مرد وخواتین کو ان کے حقوق وفرائض سے آگاہ کیا جائے
- جہالت کا خاتمہ کرنے کے لئے تعلیم نسواں (دینوی ودنیاوی) کو عام کیا جائے۔
- منفی رسومات کا خاتمہ کیا جائے۔ مثلا جہیز، بیٹیوں کی پیدائش، وٹہ سٹہ، فرقہ واریت وغیرہ

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

1 http://www.studylecturenotes.com/social-sciences/sociology/133-what-is-society

[2] الاحزاب 33: 21۔

Al-Ahzāb 33: 21

[3] www.gallup.com.pk).retrived 24/10/2019

[4] رشیدہ پٹیل، پاکستانی عورت کی سماجی و قانونی حیثیت، کراچی، کل پاکستان انجمن خواتین، 1981ء، ص:100-101

Rashīda pateel, Pakistani aurt ki smaji o qanūni hasiat, kul pakitan anjman Khawātīn, karachi: 1981 AD, P: 50.

[5] (www.gallup.com.pk).retrived 24/10/2019

[6] القزوینی، ابوعبداللہ محمد بن یزید، السنن ابن ماجہ، کتاب الآدب، بَابُ: بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ ،حدیث نمبر3669

Al-Qazwinī, Abu Abdullah Muhammad ibn Yazīd, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Adab, bab: بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ, Hadith No. 3669

[7] القزوینی، ابوعبداللہ محمد بن یزید، السنن ابن ماجہ، کتاب الآدب، بَابُ:بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ ،حدیث نمبر:3668

Al-Qazwini, Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Mājah, Kitab al-Adab, bab بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ Hadith No. 3668.

[8] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ،حدیث نمبر:1912

Tirmidhī, Abū Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Bar wal-Salat an-Rasoolullah, peace be upon him, bab:مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ , Hadith No. 1912.

[9] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، رقم الحدیث:1916

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jāmi 'al-Tirmidhi, Kitab al-Bar wal-Salat an-Rasoolullah, peace be upon him, bab:مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ , Hadith No. 1916.

[10] محمد یسین صدیقی، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ اور خواتین-ایک سماجی مطالعہ، فضل بک سپر مارکیٹ، پاکستان، کراچی۔ ص:203-204

Muhammad Yasin Siddiqui, Doctor, Rasool Akram aur Khawateen -aik smaji mutalah, Fazal Book Supermarket, pakistan, Karachi: p. 203-204

[11] روزنامہ پاکستان، مجیب الرحمان شامی، لاہور، 10 ستمبر 2016ء

Roznama Pakistan, Mujīb-ur-Rehman Shāmi, Lahore: September 10, 2016.

[12] Daily, The news internationall, October8,2013

[13] نسیم احمد قاسمی، مفتی، مولانا، طلاق کے تباہ کن اثرات، اسباب و نقصانات اور بچاو کے طریقے، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، اسلام آباد: ص:24۔

Naseem Ahmad Qasmī, Mufti, Maulana, Talaq k tabah kun asrat, asbab o naqsanat aur bchao k tarīkay, Adara Al-Qurān wa uloom e islamiah, Islamabad: p: 24.

[14] Daily The nation, June 2013

[15] النساء 4: 29

Al- Nisa 4: 29

[16] القرطبي، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري (المتوفى: 463ھ-)، الاستیعاب فی معرفۃ الصحابہ، دار الجیل، بیروت۔

Al-Qurtubī, Abu Umar Yusuf bin Abdullah bin Muhammad bin Abdul Barr bin Asim Al-Nimri (d. 463 AH), al istīab fi marfatul sahaba, dar Al-Jail, Beirut.

[17] فاخرہ تحریم، خواتین: رسم ورواج اور روایات، ماہنامہ وویمن شہڈ، تھرڈ فلور آغاز سراج ایم ایم جناح روڈ، کوئٹہ، نومبر 2013، جلد:5، شمارہ:2، ص:19

Fakhra Tahrīm, khawateen: Rasmo rawaj aur rawayat, mahnama woman shahid, Third Floor Aghaz Siraj MM Jinnah Road, Quetta: November 2013, Vol: 5, Page: 19

[18] فاخرہ تحریم، خواتین: رسم ورواج اور روایات، ماہنامہ وویمن شہڈ، تھرڈ فلور آغاز سراج ایم ایم جناح روڈ، کوئٹہ، نومبر 2013، جلد:5، شمارہ:2، ص:20

Fakhra Tahrim, khawateen: Rasmo rawaj aur rawayat, mahnama woman shahid, Third Floor Aāghaz Siraj MM Jinnah Road, Quetta: November 2013, Vol: 5, Page: 20

[19] مسعود احمد بھٹہ، میاں، حیات النساء (عورت کی زندگی مناکحات کے بعد)، ص:56، لاہور، آہن ادارہ اشاعت و تحقیق، پاکستان، 2010ء

Masood Ahmad Bhatta, Mian, Hayat-un-Nisa (Women's Life After Controversy), Ahon Adara ashat o tahqeq, Lahore Pakistan: 2010, p: 56

[20] روزنامہ جنگ 23 نومبر، 2013

Roznama Jang November 23, 2013

[21] سورہ نساء 4: 34

Al- Nisa 4: 34

[22] البقرہ، 2: 236

Al- Baqrah 2: 236

[23] النساء 4: 4

Al- Nisa 4: 4

[24] المرغینانی، علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکرؒ (م 593ھ)، ہدایہ اولین، دار احیاء التراث العربی، البیروت، 1995، 1 / 417

Al-Marghinanī, Allama Abu Al-Hasan Ali Ibn Abi Bakr (d. 593 AH), Hidayah Al-Awliin, dar ihayā Al turas ul arabi, Beirut: vol.1, p. 2

[25] عبدالصمد، رحمانی، مولوی، اسلام میں عورت کا مقام، ص:44، دینی بک ڈپو اردو بازار، دہلی۔

Abdul Samad, Rahmani, Maulvī, Islam ma aurat ka muqam, dīni Book Depot, Urdu Bazaar, Delhi. p. 44

[26] بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، رقم الحدیث: 3314

Bukharī, Muhaaamad Bin Ismail, Al Jamie Sahih lil Bukhari, kitab ul Adab, bab رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ , Darul Kutub il Ilmiayh, Beirut, 1438h, Hadith No. 3314.

[27] السلسلة الصحيحة: 3380

Al silslt ul sahiha: 3380

[28] ابن ماجہ، نکاح کے احکام ومسائل، بَابُ: حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ، حدیث نمبر: 1850

Al-Qazwini, Abu Abdullah Muhammad bn Yazid (d: 28 February 886), sunan Ibn Majah, kitab nikhah ky ahkam o masail, bab: حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ , Hadith No. 1850.

[29] مسلم بن حجاج النیشاپوری، جامع صحیح مسلم: 1218

Muslim, Muslim bn Hajjaj al-Nishapurī, Al Jamie Sahih Muslim, Hadith No. 1218.

[30] محمد اسحاق، ڈاکٹر، اسلام کا قانون طلاق اور اسکا ناجائز استعمال، لاہور، مکتبہ حسین محمد، نور روڈ، بادامی باغ، 2013ء، ص:34

Muhammad Ishaq, Doctor, Islam ka qanoon tlaq aur is ka na jaiz istmal, Maktab Hussain Muhammad, Noor Road, Badami Bagh, Lahore: 2013, p: 34

[31] النور 24: 4

Al- Noor 24: 4

[32] اعوان محبت حسین، اسلام، قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، ص:40، کراچی، مکتبہ البخاری.

Awan Mohabbat Hussain, Islam, qanūn aur mazlūm pakistani aurat, Maktab al-Bukhari, Karachi: p. 40

[33] محمد عبدالرحمن، الشیخ، کامیاب شادی کے سنہری اصول اور ازدواجی اسرار ورموز کی نقاب کشائی، ص:436، مترجم: پروفیسر حافظ عبدالجبار، لاہور، مکتبہ بیت السلام، 2012ء

Muhammad Abdul Rahman, Sheikh, kamyab shadi ky sunahri asool aur aisrar o ramūz ki naqab kshaie, Translator: Prof. Hafiz Abdul Jabbar, Maktab Bait-ul-Salam, Lahore: 2012, p: 436

[34] اردو نیوز پاکستان، اسلام آباد، 11 اکتوبر 2019۔

Urdu news Pakistan, Islamabad, Octuber 11, 2019.

[35] ابن ماجہ، کتاب الأدب، بَابُ: بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ ، رقم الحدیث:3669

Al-Qazwini, Abu Abdullah Muhammad bn Yazid (d: 28 February 886), sunan Ibn Mājah, kitab ul Adab, bab:بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ , Hadith No. 3669.

[36] بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الأدب، بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، رقم الحدیث:5995

Bukhari, Muhaaamad Bin Ismail, Al Jamie Sahih lil Bukhari, kitab ul Adab, bab: رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ, Darul Kutub il Ilmiayh, Beirut, 1438h, Hadith No. 5995.

[37] علوی، ثریا بتول، اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ، اسلامک بک فاؤنڈیشن، ص:230۔

Alavi, Suraya Batūl, Islam ma aurat ka muqam o martbah, Islamic Book Foundation.p:230

[38] النحل16: 58-59

Al- Nahal 16: 58-59

[39] جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، رقم الحدیث:1914

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Bar wal-Salat an-Rasoolullah, peace be upon him, bab: مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ, Hadith No. 1914.

[40] جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، رقم الحدیث:1913

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Bar wal-Salat an-Rasoolullah, peace be upon him, bab: مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ, Hadith No. 1913.

[41] جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، رقم الحدیث:1912

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Bar wal-Salat an-Rasoolullah, peace be upon him, bab: مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ, Hadith No. 1912.

[42] صحیح مسلم رقم الحدیث:1610

Muslim, Muslim bn Hajjaj al-Nishapuri, Al Jamie Sahih Muslim, Hadith No. 1610.

[43] مسند احمد: رقم الحدیث 3946

Musnad e Ahmad, Hadith No.3946.

[44] النساء4: 13-16

Al- Nisā 4: 13-16

[45] بخاری ,ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، رقم الحدیث:6737

Bukhari, Muhaaamad Bin Ismail, Al Jamie Sahih lil Bukhari, Darul Kutub il Ilmiayh, Beirut, 1438h, Hadith No. 6737.

[46] النساء4: 7

Al- Nisā 4: 7

[47] النساء4: 11- 12

Al- Nisā 4: 11-12

[48] السنن ابی داود، کِتَاب الْفَرَائِضِ، باب: مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ، رقم الحدیث: 2891

Abu Dawūd, Sulayman bn Ash'at bn Ishaq, Sunan Abi Dawud, kitab ul farāiz, Bab مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ, Maktab Ma'arif lil nashr wal tuzie, Hadith Number: 2891.

[49] بخاری ,ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ، رقم الحدیث:4578

Bukhari, Muhaaamad Bin Ismail, Al Jamie Sahih lil Bukhari, kitab tafseer ul Quran, bab: وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ, Darul Kutub il Ilmiayh, Beirut, 1438h, Hadith No. 4578.

[50] النساء4: 176

Al- Nisa 4: 176

[51] سنن ابو داود، کتاب کِتَاب الْوَصَايَا، باب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ، رقم الحدیث:2870

Abu Dawūd, Sulayman bn Ash'at bn Ishaq, Sunan Abi Dawud, kitab ul wasaya, Bab مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ, Maktab Ma'arif lil nashr wal tuzie, Hadith Number: 2870.

[52] Daily down, 30 January,2008.

[53] Daily Time, 32 June,2007.

[54] روزنامہ سجاگ، فیصل آباد، 19 اگست، 2015ء۔

Roznama Sajag, Faisalabad, August 19, 2015.

[55] النساء، 4: 19

Al- Nisa 4: 19

[56] ام عبد منیب، مطلقہ خواتین کے مسائل، ص:34، لاہور، مشربہ علم حکمت، ندیم ٹاون، ملتان روڈ، 1427ء

Umm Abdul Muneeb, mutalqa khawateen k masāil, Mushrab Alam Hikmat, Nadeem Town, Multan Road, Lahore, 1427, p. 34.

[57] بخاری، محمد بن اسماعیل، (256ھ)، کتاب الادب المفرد، بَابُ فَضْلِ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ، رقم الحدیث:80

Bukhari, Muhaaamad Bin Ismail, kitab Al adab ul mufrad, bab فَضْلِ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ, Hadith No. 80.

[58] ایکسپریس نیوز، 16 فروری 2015ء، منیرہ عادل، جنکے سائبان ٹوٹ جائیں۔

Express News, 16 February 2015, jin k saiban toot jan.

[59] خورشید احمد، پروفیسر، اسلامی نظریہ حیات، ص:405، کراچی، شعبہ تصنیف و تالیف، جامعہ کراچی، 2002ء

Khurshīd Ahmad, Professor, Islami nazaria hayat, Department of Authorship, Karachi University, 2002, Karachi: p. 405.

[60] بخاری، محمد بن اسماعیل، (256ھ)، کتاب الادب المفرد، بَابُ فَضْلِ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ، رقم الحدیث:82

Bukharī, Muhaaamad Bin Ismail, kitab Al adab ul mufrad, bab فَضْلِ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ, Hadith No. 82.

[61] www. Cob counter family lawattorns.com/2019/studies. retrieved on: 4October 2019

[62] نور احمد شاہتاز، ڈاکٹر، چند فقہی معاملات کی شرعی حیثیت، ص:93، اسکالرز اکیڈمی، 1999ء

Noor Ahmad Shahtaz, Doctor, chand fiqhi mamulat ki shrai hasiat, Scholars Academy, 1999, p. 93.

[63] حیات النساء، ص:624۔

Hayāt ul Nīsā, P: 624.

[64] جامع ترمذی، کتاب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بابمَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ، رقم الحدیث:1107

Jame Tirmidhī, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Nikah an-Rasoolullah, peace be upon him, bab: مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ, Hadith No. 1107.

[65] جامع ترمذی، کتاب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بابمَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ، رقم الحدیث:1108

Jame Tirmidhī, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Jami 'al-Tirmidhi, Kitab al-Nikah an-Rasoolullah, peace be upon him, bab: ، مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ, Hadith No. 1108.

[66] جامع صحیح مسلم، کِتَاب الطَّلَاقِ، بابالْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ نَفَقَةَ لَهَا، رقم الحدیث:3710

Muslim, Muslim bn Hajjaj al-Nishapuri, Al Jamie Sahih Muslim, kitab al talaq, bab الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ نَفَقَةَ لَهَا, Hadith No. 3710.

[67] الطلاق 65: 1

Al- Talaq 65: 1

[67] الاحزاب 33: 21۔

Al- Ahzāb 33: 21